حضرت فاطمہ زھراء سلام اللہ علیہا کی شخصیت کی تجلیاں

<"xml encoding="UTF-8?>

حضرت فاطمہ زھراء سلام اللہ علیہا کی شخصیت کی تجلیاں
نبی مکرم اسلامؐ نے فرمایا:
"جو اسے جانتا ہے وہ تو اسے جانتا ہی ہے اور جو نہیں جانتا وہ اسے پہچان لے کہ یہ فاطمہ بنت محمد ہے یہ میرا ٹکڑا ہے اورمیرے دونوں پہلؤں کے در میان دھڑکنے والا میرا دل ہے لہذا جس نے اسے ستایا اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف دی ہے۔"
شہزادی کائناتؑ، اللہ تعالی کے سب سے عظیم الشان پیغمبر کی بیٹی ،پہلے امام امیر المؤمنینؑ کی شریکۂ حیات، سلسلہ امامت کی دو درخشندہ ترین شخصیتوں کی مادر گرامی ہیں۔ بیشک آپ ہی آخری رسالت الٰہیہ کا روشن ومنور آئینہ ہیں نیز عالمین کی عورتوں کی سیدۂوسردار اور رسول اطہر کی پاک وپاکیزہ ذریت کا صدف اور ان کی طیب و طاہر نسل کا سر چشمہ آپ ہی کی ذات ہے۔آپ کی تاریخ، رسالت کی تاریخ سے جڑی ہوئی ہے کیونکہ آپ ہجرت سے آٹھ سال پہلے پیدا ہوئیں اور آنحضرتؐ کی وفات کے چند مہینے بعدہی اس دنیا سے تشریف لے گئیں ۔
آپ کی عظمت و منزلت نیزمقصد شریعت کے بارے میں آپ کی دوڑدھوپ کی بنا پر نبی اکرمؐ نے زبان وحی ورسالت سے اس کا باربار‌اسی طرح اعلان کیا ہے جس طرح قرآن مجید نے صراحت کے ساتھ اہلبیؑت کے فضائل و

کرامات کا تذکرہ کرنے کے علاوہ شہزادی کائنات کی عظمت ومنزلت کا خصوصی تذکرہ بھی فرمایاہے۔
شہزادی کائنات قرآن مجید کی روشنی میں
جن لوگوں نے حق کی راہ میں قربانی دی ہے قرآن مجید کی آیتوں میں ان کی تجلیل و تعظیم کے ساتھ ساتھ ان کی مدح و ثنا بھی ہوئی ہے چنانچہ ان آیتوں کی تلاوت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا ۔
قرآن مجید نے جن لوگوں کا خصوصی تذکرہ کیا ہے اور ان کے کردار اور فضائل و کمالات کی نمایاں طور سے تعریف کی ہے ان میں اہلبیت پیغمبر ہر مقام پر سر فہرست نظر آتے ہیں مورخین اور مفسرین نے نقل کیا ہے کہ ان حضرات کی مدح وثنا میں کثرت کے ساتھ قرآن مجید کی آیتیں نازل ہوئی ہیں بلکہ قرآن مجید کے متعدد سورے تو ان کے بتائے ہوئے جادۂ حق اور ان کے حسن عمل کی تائید اور مدح سرائی کے ساتھ ان کی پیروی کی دعوت سے مخصوص ہیں۔
1۔کوثر رسالت
کوثر یعنی خیر کثیر اور اگر چہ بظاہر اس میں وہ تمام نعمتیں شامل ہیں جن سے اللہ تعالی نے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیؐ کو نوازا تھا لیکن سورۂ کوثر کی آخر ی آیت کی شان نزول کے بارے میں جو تفصیلات ذکر ہوئے ہیں ان سے یہ بالکل واضح ہے کہ اس خیر کثیر کاتعلق کثرت نسل اور اولاد سے ہے جیسا کہ آج پوری دنیا جانتی ہے کہ رسول اسلامؐ کی نسل طیبہ آپ کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے ہی چلی ہے جس کا تذکرہ حضور اکرمؐ کے بعض احادیث میں بھی موجود ہے۔
مفسرین نے اس سلسلہ میں یہ نقل کیا ہے کہ عاص بن وائل نے ایک دن قریش کے بڑے بڑے لوگوں سے یہ کہا:محمد تو لاولدہیں اور ان کا کوئی بیٹا نہیں ہےجو ان کا جانشین بن سکے لہٰذا جس دن یہ دنیا سے چلے جائیں گے اس دن ان کا کوئی نام لینے والا بھی نہ رہے گا۔
(یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب پیغمبرؐ کے فرزند عبد اللہ کہ جو خدیجہ کے بطن سے تھے ان کا انتقال ہو گیا تھا اور پیغمبرؐ کی اولاد ذکور میں سے کوئی باقی نہیں بچا تھا(۔یہی شان نزول جناب ابن عباس اور اکثر اہل تفسیر نے ذکر کیا ہے۔
تفسیر کبیر ،ج32،ص132
مشہور مفسرفخر رازی نے کوثر کے معنی کے بارے میں اگر چہ مفسرین کے اختلاف کا تذکرہ کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے واضح الفاظ میں یہ بھی تحریر کیا ہے کہ"اور تیسرا نظریہ یہ ہے کہ کوثر سے مراد آپؑ کی اولاد ہے ۔۔۔کیونکہ یہ سورہ اس شخص کے جواب میں نازل ہوا ہے جس نے آپؐ کو بے اولاد ہونے کا طعنہ دیا تھا لہذا اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کو ایسی نسل عطا گئی ہے جو ہمیشہ باقی رہے گی(اسکے بعد کہتے ہیں)چنانچہ آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ اہلبیتؑ کا کس طرح قتل عام کیا گیا ہے؟پھر بھی دنیا ان سے بھری ہوئی ہے جب کہ بنی امیہ کا کوئی نام لینے والا بھی نہیں ہے نیز آپ یہ بھی دیکھئے کہ ان کے در میان کتنے بڑے بڑے اور اکا بر علماء گذرے ہیں جیسے (امام محمد)باقر(امام جعفر)صادق(امام موسیٰ)کاظم (امام علی)رضا علیہم السلام اور نفس زکیہ و غیرہ ۔
جس طرح آیۂ مباہلہ دلیل ہےکہ امام حسن و حسینؑ رسول اللہ کے بیٹے ہیں۔
تاریخ بغداد : ج 1 ،ص 316 ، ریاض النضرہ : ج2 ، ص 168 ، کنز العمال: ج 11 ح ،32892
اسی طرح اس بارے میں آنحضرتؐ کی متعددحدیثیں بھی موجود ہیں کہ خداوند عالم نے ہر نبی کی ذریت اس کے صلب میں رکھی ہے اور ختمی مرتبتؐ کی نسل کو حضرت علیؑ کے صلب میں قرار دیا ہے نیز صحاح میں

پیغمبر اکرمؐ کی یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ آپ نے امام حسنؑ کے بارے میں یہ فرمایاتھا:میرا یہ بیٹا سید و سردار ہے اور اللہ عنقریب اس کے ذریعہ دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے۔

صحیح بخاری،کتاب صلح،صحیح تر مذی ج 5،ح 3773،مسند احمد ج5،ص 44 تاریخ بغدادج3 ، ص 215 ، کنز العمال ج 12 ،13 احادیث 34304،34301 ، 37654

2۔فاطمہ زہراؑ سورہ دہر میں

ایک روزامام حسنؑ اور امام حسینؑ مریض ہوئے اور رسول اسلامؐکچھ لوگوں کے ساتھ ان کی عیادت کرنے گئے تو آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ تم اپنے ان دونوں بیٹوں کی شفا کے لئے کچھ نذر کر لو!چنانچہ حضرت علیؑ و فاطمہؑ اور آپؐ کی کنیز فضہ نے یہ نذر کی کہ اگر یہ دونوں شفا یاب ہوگئے تو ہم تین روز ے رکھیں گے چنانچہ دونوں شہزادے بالکل شفا یاب ہوگئے گھر میں کچھ نہیں تھاحضرت علیؑ ،شمعون یہودی سے تین صاع(سیر) جو ادھار لیکر آئے جن میں سے شہزادی کائناتؑ نے ایک سیر جو کاآٹا پیس کر اسی کی پانچ روٹیاں بنالیں اور سب لوگ انھیں اپنے سامنے رکھ کر افطار کرنے بیٹھ گئے کہ اسی وقت ایک سائل نے آکر سوال کیا:اے حضرت محمدؐ کے اہلبیت آپ حضرات کی خدمت میں سلام عرض ہے،میں مسلمان مسکینوں میں سے ایک مسکین ہوں مجھے کھانا عطا فرما دیجئے اللہ تعالی آپ کو جنت کے کھانوں سے سیر وسیراب فرمائے:سب نے ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی تمام روٹیاں سائل کو دے دیں اور پانی کے علاوہ کچھ نہیں چکھا اور صبح کو پھر روزہ رکھ لیا شام کو جب روزہ کھولنے کے لئے بیٹھے تو ایک یتیم نے آکر سوال کرلیا اور انھوں نے اس یتیم کو اپنا کھانا دیدیا تیسرے دن ایک اسیر آگیا اور اس دن بھی گذشتہ واقعہ پیش آیا صبح کو حضرت علیؑ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا ہاتھ پکڑ کر رسول اکرمؐ کی خدمت میں لے گئے جب ان پر آنحضرتؐ کی نظرپڑی تو دیکھا کہ وہ بھوک کی شدت سے لرز رہے ہیں آپؐ نے فرمایا میرے لئے یہ کتنی تکلیف دہ بات ہے یہ تمہاری کیا حالت ہے؟پھرآپؐ ان کے ساتھ جناب فاطمہؑ کے گھر تشریف لے گئے تو کیا دیکھا کہ شہزادیٔ کائنا ت محراب میں مشغول عبادت ہیں اور ان کاپیٹ کمر سے ملا ہوا ہے اور آنکھیں اندر دھنس چکی تھیں یہ دیکھ کر آپ کو مزید تکلیف ہوئی تب جناب جبرئیل آپ کی خدمت میں نازل ہوئے اور کہا :اے محمدؐ آپ کو مبارک ہو یہ لیجئے خداوند عالم نے آپ کو آپ کے اہل بیتؑ کے بارے میں مبارکبادپیش کی ہے ،پھر انھوں نے اس سورہ کی تلاوت فرمائی۔ہَل اَتٰی عَلَی الا ِنْ سَانِ۔۔۔۔۔

مختصر یہ کہ شہزادی کائناتؑ ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالی نے یہ گواہی دی ہے کہ آپ ان نیک لوگوں میں سے ہیں جو اس جام شربت سے سیراب ہوں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی یہی وہ حضرات ہیں جو اپنی نذر کوپوراکرتے ہیں اور اس دن کے شر سے خائف رہتے ہیں جس کا شر ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لے لے گااور یہی وہ حضرات ہیں جو کھا نے کی ضرورت ہونے کے باوجود اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں چاہے اسکی وجہ سے انہیں دشواریوں کا سامنا ہی کیوں نہ کرنا پڑے اور وہ صرف خدا کی مرضی اور خوشی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں اور ان سے کسی قسم کے شکریہ اور بدلہ کے خواہشمند نہیں رہتے یہی وہ حضرات ہیں جنھوں نے خدا کے لئے صبر وتحمل سے کام لیا ہے ۔۔۔ اور انھی کو خداوند عالم اس بد ترین دن کے شر سے محفوظ رکھا ہے ۔۔۔ اور ان کے صبر و تحمل کے انعام میں انھیں جنت و حریر سے نوازا ہے۔

تفسیر الکشاف،تفسیر کبیر ،اسد الغابہ ج5 ص530

3۔فاطمہ زہراؑ آیت تطہیرمیں

آیۂ تطہیر رسول خداؐ پر اس وقت نازل ہوئی جب آپ جناب ام سلمہ (س)کے گھر میں تشریف فرما تھے اور آپ

نے اپنے دونوں نواسوں حسنؑ و حسینؑ اور ان کے والد اور والدۂگرامی کو اپنے پاس بٹھاکر اپنے اور ان کے اوپر ایک چادر ڈال دی تا کہ آپ کی ازواج اور دوسرے لوگ ان سے بالکل علٰیحد ہ ہوجائیں تو یہ آیت نازل ہوئی:
انّما یرید اللّٰہ لیذہب عنکم الرّجس اہل البیت و یطہّرکم تطہیرا
الاحزاب 33
اے اہلبیتؑ اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ تم سے رجس اور گندگی کو دور رکھے اور تمہیں اسی طرح پاک رکھے جوپاک وپاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔
یہ حضرات ابھی اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ پیغمبرؐ نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ چادر سے اپنے ہاتھ باہر نکال کر آسمان کی طرف بلند کئے اور یہ دعا فرمائی:
اللہم ہولاء اہل بیتی فاذہب عنہم الرّجس و طہّرہم تطہیراً
بارالہٰا! یہ میرے اہلبیت ہیں لہٰذا تو ان سے رجس کو دور رکھنا اور انھیں پاک و پاکیزہ رکھنا۔
آپ باربار یہی دہرا رہے تھے اور جناب ام سلمہ یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھیں اور آنحضرتؐکی آواز بھی سن رہی تھیں اسی لئے وہ بھی یہ کہتی ہوئی چادر کی طرف بڑھیں :اے اللہ کے رسول میں بھی آپ حضرات کے ساتھ ہوں؟ تو آپ نے ان کے ہاتھ سے چادر کا گوشہ اپنی طرف کھینچتے ہوئے فرمایا:نہیں تم خیر پر ہو؟
صحیح مسلم :کتاب فضائل صحابہ ومستدرک صحیحین،147/3،الدر المنثور،ذیل تفسیر آیۂ تطہیر ،تفسیر طبری5/22،صحیح ترمذی 5 حدیث3787،مسند احمد 292/6و304،اسد الغابہ 29/4،تہذیب التہذیب258/2
آیت نازل ہونے کے بعد رسول اسلام کا مسلسل یہ دستور تھا کہ آپ جب بھی صبح کی نماز پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے نکلتے تھے تو شہزادیؑ کائنات کے دروازہ پر آکر یہ فرماتے تھے:
الصلاۃ یا اہل البیت انّما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرّجس ویطہّرکم تطہیراً
نما ز!اے اہلبیت بیشک اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ تم سے ہر رجس اور برائی کو دور رکھے اور تمہیں پاک و پاکیزہ رکھے۔
آپ کی یہ سیرت چھ یاآٹھ مہینے تک جاری رہی۔
(الکلمۃ الغراء فی تفضیل الزہراء ص200،علامہ سید عبدالحسین شرف الدین فرماتے ہیں:اسے امام احمد نے اپنی صحیح کی ج3 ص 259 ،پر اور حاکم نے بھی نقل کیا ہے نیز اسے ترمذی نے صحیح اور ابن ابی شبیہ،ابن حریر،ابن منذر ،ابن مردویہ اور طبرانی و غیرہ نے"حسن"قرار دیا ہے)
یہ آیت گناہوں سے اہلبیتؑ کے معصوم ہونے کی بھی دلیل ہے کیونکہ رجس گناہ کو کہا جاتا ہے اور آیت کے شروع میں کلمۂ انّما آیا ہے جو حصرپردلالت کرتا ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ ان کے بارے میں اللہ کا بس یہ ارادہ ہے کہ ان سے گناہوں کو دوررکھے اور انھیں پاک وپاکیزہ رکھے اور یہی حقیقی اور واقعی عصمت ہے جیسا کہ تفسیر طبری سے آیت کے یہی معنی وضاحت کے ساتھ بیان کئے ہیں۔
الکلمۃ الغراء فی تفضیل الزہراء ،ص 100
4۔مودت زہراؑ اجر رسالت
جناب جابر نے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی عرب رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے محمدؐ مجھے مسلمان بنادیجئے آپ نے فرمایا:یہ گواہی دو:
لا الہ الاا للّٰہ وحدہ لا شریک لہ وانّ محمّداً عبدہ ورسولہ
اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے ،وہ لا شریک ہے اور محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

اس نے کہا آپ مجھ سے کوئی اجرت طلب کریں گے؟
فرمایا: نہیں صرف قرابتداروں کی محبت ،اس نے کہامیرے قرابتداروں یا آپ کے قرابتداروں کی؟ فرمایا میرے قرابتداروں کی وہ بولا میں آپ کی بیعت کرتا ہوں لہذا جو شخص بھی آپ اورآپ کے قرابتداروں سے محبت نہ کرے اس پر خدا کی لعنت ہو ،آپ نے فرمایا آمین۔
حلیۃ الاولیاءج3، ص201، تفسیر الطبری ج25،ص16،25، 17،تفسیر المنثور سورۂ شوریٰ تفسیر آیہ 03 ، الصوائق المحرقۃ261و اسد الغابۃ ج5،ص367
مجاہد نے اس کی یہ تفسیر کی ہے کہ اس مودت سے آپ کی پیروی آپ کی رسالت کی تصدیق اور آپ کے اعزاء سے صلۂ رحم کرنا مراد ہے جب کہ ابن عباس نے اس کی یہ تفسیر کی ہے کہ :آپ کی قرابتداری کا خیال رکھ کر اس کی حفاظت کی جائے ۔
فضائل الخمسۃ فی الصحاح الستۃ ج1 ص307
زمخشری نے ذکر کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اسی وقت رسول اللہؐ سے یہ سوال کیا گیا:اے اللہ کے رسول آپ کے وہ قرابت دار کون ہیں جن کی محبت ہمارے اوپر واجب کی گئی ہے؟آپ نے فرمایا:علیؑ فاطمہ سلام اللہ علیہااور ان کے دونوں بیٹے۔
الکشاف فی تفسیرا الآیہ،تفسیر الکبیر، الدر المنثوراور ذخائرلعقبی35 الغدیر ج 3 ۔علامہ امینی نے اس آیت کے شان نزول کے بارے میں کہ یہ اہل بیت علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے 45 ماخذ ذکر کئے ہیں۔
5۔فاطمہ زہراؑآیۂ مباہلہ میں
تمام اہل قبلہ حتی کہ خوارج کا بھی اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ نبی اکرمؐ نے مباہلہ کے لئے عورتوں کی جگہ صرف اپنی پارۂ جگر جناب فاطمہ زہراؑ کو اور بیٹوں میں اپنے دونوں نواسوں امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو اور نفسوں میں صرف حضرت علی علیہ السلام کو ساتھ لیاجو آپ کے لئے ویسے ہی تھے جیسے موسیٰ کے لئے ہارون اور عیسائیوں سے مباہلہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور صرف یہی حضرات اس آیت کے مصداق ہیں اور یہ ایک ایسی واضح و آشکار چیز ہے جس کا انکارکسی کے لئے ممکن نہیں ہے اوراس فضیلت میں کوئی بھی آپ حضرات کا شریک نہیں ہے اور جو شخص بھی تاریخ مسلمین کی ورق گردانی کرے گا اسے روز روشن کی طرح یہی نظر آئے گا کہ یہ آیت ان ہی سے مخصوص ہے اور ان کے علاوہ کسی اور کے لئے نازل نہیں ہوئی ہے۔
الکلمۃ الغراء فی تفضیل الزہراء 181
نبی اکرمؐ ان حضرات کو اپنے ساتھ لے کر عیسائیوں سے مباہلہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نے ان پر فتح حاصل کی، اس وقت امہات المومنین (ازواج نبیؐ)سب کی سب اپنے گھروں پر موجود تھیں مگر آپ نے ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں بلایا اور نہ ہی اپنی پھوپھی جناب صفیہ اور اپنی چچازاد بہن جناب ام ہانی کوساتھ لیا اور نہ ہی خلفائے ثلا ثہ کی ازواج یا انصار و مہاجرین کی عورتوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے گئے۔
اسی طرح آپ نے جوانان جنت کے دونوں سرداروں یعنی (امام حسن اور امام حسینؑ)کے ساتھ بنی ہاشم یاصحابہ کے کسی بچہ اور جوان کو نہیں بلایا اور نہ ہی حضرت علیؑ کے علاوہ اپنے اعزاء واقرباء اور ابتدائی اور قدیم مسلمانوں اور اصحاب میں سے کسی کو دعوت دی اورجب ان چاروں حضرات کولے کر آپ باہر نکلے تو آپ کالے بالوں والی چادر اوڑھے ہوئے تھے جیسا کہ امام فخر رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ امام حسینؑ آپ کی آغوش میں اور امام حسنؑ آپ کی انگلی پکڑے ہوئے تھے جناب فاطمہ آپ کے پیچھے اور ان کے بعد حضرت علیؑ چلے آرہے تھے اور آنحضرتؐ ان سے یہ فرما رہے تھے : جب میں دعا کروں توتم لوگ آمین کہنا، اُدھر اسقف

نجران نے کہا:اے میرے عیسائی بھائیو!:میں ان چہروں کو دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ خدا سے پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹانے کی دعا کردیں تو وہ اسے وہاں سے ،ہٹادے گا لہذا ان سے مباہلہ نہ کرنا ورنہ مارے جاؤگے اور قیامت تک روئے زمین پر کسی عیسائی کا نام ونشان باقی نہیں رہ جائے گا۔

علامہ سید عبد الحسین شرف الدین کہتے ہیں:اس واقعہ کو تمام محدثین اور مورخین نے دسویں ہجری کے واقعات کی تفسیر کے ذیل میں تحریر کیا ہے اور یہی مباہلہ کا سال ہے اسی طرح ملاحظہ کیجئے صحیح مسلم کتاب فضائل صحابہ ،کشاف زمخشری سورۂ آل عمران آیت 61۔

فخر رازی اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں:یہ آیت دلیل ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ رسول اللہؐ کے فرزندہیں کیونکہ آپ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنے بیٹوں کولے کر آئیں گے اور آپ حسن و حسینؑ کو ساتھ لائے تھے لہذا ان دونوں کا فرزند رسولؐ ہونا بالکل طے شدہ بات ہے۔

تفسیر الکبیر آیۃ کی تفسیر کے ذیل میں، الصواعق المحرقہ 238

شہزادی کائنات سلام اللہ علیہا سید المرسلینؐکی نگاہ میں!

رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے:

أن اللّٰہ لیغضب لغضب فاطمۃ ، و یرضی لرضاھا

بیشک اللہ تعالی فاطمہؑ کی ناراضگی سے ناراض اور ان کے خوش ہوجانے سے راضی ہوجاتا ہے۔

کنز العمال ج 12، ص111،مستدرک صحیحین ج 3،ص 154،میزان الاعتدالج 1،ص535

فاطمۃ بضعۃ منی ؛ من آذاھا فقد آذانی ، و من أحبھا فقد أحبنی

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی ہے اور جس نے اس سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی ہے۔

صواعق المحرقۃ 289، الامامۃ والسیاسۃ ص31 ،کنز العمال ج12،ص111،خصائص النسائی35،صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ

فاطمۃ قلبی و روحی التی بین جنبی

فاطمہ میرا دل اور میرے دونوں پہلوؤں کے در میان موجود میری روح ہے۔

فرائد السمطین ج2 ،ص66

فاطمۃ سیدۃ نساء العالمین

فاطمہ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔

المستدرک صحیحین ج3 ،ص170، وابو نعیم فی حلیۃ الاولیاءج2،ص 39،والطحاوی فی مشکل الآثار ج 1 ،ص 48 ،وشرح نہج البلاغہ لابن ابی الحدید ج9 ،ص 193 ، والعوالم ج11 ،ص 141۔ 146

اس قسم کی شہادتیں کتب حدیث وسیرت میں رسول اکرمؐ سے کثرت کے ساتھ مروی ہیں اورجو اپنی خواہش سے کوئی کلام ہی نہیں کرتے تھے نیز رشتہ داری یا دوسرے وجوہات سے بالکل متاثر نہیں ہوتے تھے اور خدا کی راہ میں آپ کو کسی بھی ملامت کرنے والے کی ملامت کی کوئی پرواہیں تھی۔

رسول اکرمؐنے اپنے کو اسلام کی تبلیغ کے لئے بالکل وقف کر رکھا تھا اور آپ کی سیرت تمام لوگوں کے لئے نمونہ عمل تھی،مختصر یہ کہ آپ کے دل کی دھڑکن،آنکھوں کی جنبش، ہاتھ پیر کی نقل و حرکت اور آپ کے افکار کی شعاعیں قول،فعل اور تقریر(یعنی آپ کی سنت)بلکہ آپ کا پورا وجود ہی دین کی علامت ،شریعت کا سر چشمہ، ہدایت کا چراغ اور نجات کا وسیلہ بن گیا۔

جتنا زمانہ گذرتا جارہا ہے اور اسلامی سماج جتنی ترقی کر رہا ہے اتنا ہی ان سے ہماری محبتوں میں اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے یا جب بھی ہم آنحضرتؐ کے کلام میں اسلام کے اس بنیادی نکتہ کو دیکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ان سے یہ فرمایا تھا :یا فاطمۃ اعملی لنفسک فانّی لا اغنی عنک من اللّٰہ شیئا
اے فاطمہؑ اپنے لئے عمل کرو کیونکہ میں خدا کی طرف سے تمہارے لئے کسی چیز کا ذمہ دار نہیں بن سکتا ہوں۔
فاطمۃ الزہراء وتر فی غمد:مقدمہ از قلم سید موسیٰ صدر
ہر شخص اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے۔
آپؐ نے فرمایا : کمل من الرجال کثیر ، و لم یکمل من النساء إلا مریم بنت عمران ، و آسیۃ بنت مزاحم امرأۃ فرعون ، و خدیجۃ بنت خویلد و فاطمۃ بنت محمد
کامل مردتو بہت سارے ہیں مگر کامل عورتیں مریم بنت عمران ،فرعون کی زوجہ آسیہ بنت مزاحم، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمدؐ کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔
رواہ صاحب الفصول المہمہ 27، تفسیر الوصول ج2 ،ص159،شرح ثلاثیات مسند احمدج 2 ،ص 511
نیز آپؐنے فرمایا :
إنما فاطمۃ شجنۃ منی ، یقبضنی ما یقبضھا ، و یبسطنی ما یبسطھا ۔ و إن الأنساب یوم القیامۃ تنقطع غیر نسبی و سببی و صھری
فاطمہ میری ایک شاخ ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے اسی سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے۔اور قیامت کے دن میرے نسب وسبب اور دامادی کے علاوہ تمام نسب ایک دوسرے سے الگ ہوجائیں گے۔
(الشجنۃ : اشعبۃ من کل شیء اشجنھہ کالغصن یکون من الشجرۃ مستدرک الحاکم ج3 ،ص 154 ، کنز العمال ج 12، ص 111 ح ، 34240)مسند احمد ج4،ص323 ، 332،والمستدرک ج3،ص 159،154
ایک دن پیغمبر اسلامؐ جناب فاطمہؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے نکلے اور آپؐ نے فرمایا:
من عرف ھذہ فقد عرفھا ، و من لم یعرفھا فھی فاطمۃ بنت محمد ، و ھی بضعۃ منی ، و ھی قلبی الذی بین جنبی ؛ فمن آذاھا فقد آذانی ، و من آذانی فقد آذی االلہ
جو اسے جانتا ہے وہ تو اسے جانتا ہی ہے اور جو نہیں جانتا وہ اسے پہچان لے کہ یہ فاطمہ بنت محمد ہے اور یہ میرا ٹکڑا ہے اور یہ میرے دونوں پہلوؤں کے در میان دھڑکنے والا میرا دل ہے لہذا جس نے اسے ستایا اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف دی ہے۔
فصول المہمہ144،رواہ فی کتاب المختصر عن تفسیر الثعلبی 123
نیز فرمایا:
فاطمۃ أعز البریّۃ علیّ
فاطمہؐ تمام مخلوقات میں مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔
امالی الطوسی مجلس1ح 30 ،المختصر 136
آپ کی عصمت کی طرف موجود ان اشاروں کے بعد ہمارے لئے ان احادیث کی تفسیر کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے بلکہ یہ احادیث توآپؐ کی عصمت کے ساتھ اس بات کی شاہد ہیں کہ آپ صرف خدا کے لئے ناراض ہوتی ہیں اور خدا کے لئے راضی اور خوش ہوتی ہیں۔
http://urdu3.3rdimam.com/